واعظ الجمعه

تجارت کا نبوی اُسلوب

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

تجارت کا نبوی اُسلوب

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

تجارت کی اہمیت

برادرانِ اسلام! تجارت کا تعلق مُعاملات سے ہے، دینِ اسلام میں جس طرح عقائد وعبادات (مثلاً نماز، روزہ اور حج وغیرہ) کی اہمیت مُسلَّم اور اس کی ادائیگی لازم ہے، اسی طرح مُعاملاتِ زندگی بالخصوص تجارت اور باہمی لین دَین کی اہمیت سے بھی کسی طَور پر انکار نہیں کیا جاسکتا، قرآن وحدیث اور فقہی کتابوں میں تجارت کی اہمیت وفضیلت، اور لین دَین میں حلال وحرام اور جائز وناجائز کی صورتیں اور اَحکام تفصیلی طَور پر بیان کیے گئے ہیں، فرائض وواجبات کا اہتمام اور ادائیگی کے باوُجود کوئی بھی شخص اس وقت تک اللہ ربّ العالمین کی کامل رِضا وخوشنودی حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا، جب تک اس کے اپنے مُعاملاتِ زندگی دُرست نہ ہوں، اور وہ باہم لین دَین یا خرید وفروخت وغیرہ میں حلال وحرام کا فرق کرنے کی عادت نہ اپنالے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل

عزیزانِ محترم! تجارت ایک بہترین ذریعۂ مُعاش اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنّت ہے، مصطفٰی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور کئی صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اس مبارک اور بابرکت پیشہ سے منسلک رہے، اللہ ربّ العزّت نے قرآنِ کریم میں تجارت کے ذریعے رزقِ حلال کی تلاش کو اپنا فضل قرار دیا ہے، اور اسے تلاش کرنے کا حکم دیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾[1] "تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو"۔

بہترین ذریعۂ مُعاش

حضراتِ گرامی قدر! حلال اور صحیح طور پر تجارت بہترین ذریعۂ مُعاش ہے، ایک روایت میں آیا کہ حضرت سیّدنا رافع بن خُدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ! کونسا کسب (ذریعۂ مُعاش) زیادہ پاکیزہ ہے؟ نبئ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ، وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ»[2] "آدمی کی اپنے ہاتھ کی دستکاری، اور ہر سچی تجارت"۔

حکیم الامّت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "دستکاری میں کھیتی باڑی، کتابت اور دوسری حلال صنعتیں داخل ہیں، اور سچی تجارت سے ہر حلال وصحیح تجارت مراد ہے"[3]۔

---

(١) پ٢، البقرة: ١٩٨.

(٢) "مُسند الإمام أحمد" حديث رافع بن خُديج، ر: ١٧٢٦٦، ٦/ ١١٢.

(٣) "مرآۃ المناجیح" تجارتوں کا باب، تیسری فصل، ۴/۲۶۰۔

انبیاء، صدّیقین اور شہداء کا ساتھی

عزیزانِ مَن! تجارت یا کاروبار کوئی سا بھی ہو، اُسے قرآن وحدیث اور اسلامی اُصولوں کے مُطابق انجام دینے والا شخص بروزِ قیامت انبیاء، صدّیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا، حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الأَمِينُ، مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ»[1] "سچا اور امانتدار تاجر، (قیامت کے دن) انبیاء، صدّیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا!"۔

سب سے پاکیزہ کمائی

حضراتِ ذی وقار! سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تجارت فرماتے، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا مال فروخت کرتے وقت، نہ اپنے مال کی بے جا تعریف فرماتے، نہ اس کے عیب چھپاتے، اور نہ ہی کسی قسم کا جھوٹ بولتے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امّت کے تاجروں کو بھی اسی بات کی تلقین فرمائی، اور ان عُیوب سے پاک کمائی کو سب سے پاکیزہ کمائی ارشاد فرمایا، حضرت سیّدنا مُعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ أَطْيَبَ الْكَسْبِ كَسْبُ التُّجَّارِ الَّذِينَ إِذَا حَدَّثُوا لَمْ يَكْذِبُوا، وَإِذَا ائْتُمِنُوا لَمْ يَخُونُوا، وَإِذَا وَعَدُوا لَمْ يُخْلِفُوا، وَإِذَا اشْتَرَوْا لَمْ يَذُمُّوا، وَإِذَا بَاعُوا لَمْ يُطْرُوا، وَإِذَا كَانَ عَلَيْهِمْ لَمْ يَمْطُلُوا، وَإِذَا كَانَ لَهُمْ لَمْ يُعَسِّرُوا»[2] "یقیناً سب سے پاکیزہ کمائی اُن

---

(١) "سُنن الترمذي" أبواب البُيوع، ر: ١٢٠٩، صـ٢٩٥.

(٢) "شُعب الإيمان" ٣٤ باب في حفظ اللسان، ر: ٤٨٥٤، ٤/ ١٧٥٠.

تاجروں کی ہے جو بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں، جب ان کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خِیانت نہ کریں، جب وعدہ کریں تو اس کی خلاف ورزی نہ کریں، جب کوئی چیز خریدیں تواس میں عیب نہ نکالیں، جب کچھ بیچیں تواس کی بے جا تعریف نہ کریں، جب ان پر کسی کا کچھ آتا ہو تواس کی ادائیگی میں سُستی نہ کریں، اور جب ان کا کسی پر آتا ہو تواس کی وُصولی کے لیے سختی نہ برتیں!"۔

تجارت میں حرام کی آمیزش کا انجام

جانِ برادر! آج دنیا میں تو تاجر حضرات لوگوں سے جھوٹی قسمیں کھا کر، اپنے مال کے عیب چھپاکر، اور مال کی بے جا تعریفیں کرکے اپنا مال بیچ سکتے ہیں، اور اس پر بھاری منافع بھی کما سکتے ہیں، لیکن بروزِ قیامت صرف وہی تجارت نفع بخش ہوگی، جسے دنیا میں تقوی وپرہیز گاری، سچائی اور اَحسن طریقے سے انجام دیا گیا ہوگا، حضرت سیّدنا رفاعہ بن رافع رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، سرورِ کونین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ التُّجَّارَ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّاراً، إِلَّا مَنِ اتَّقَى وَبَرَّ وَصَدَقَ»[1] "یقیناً تاجر لوگ قیامت کے دن فاجر لوگوں میں اٹھائے جائیں گے، مگر جو تقوی، سچائی اور اچھی طرح مُعاملہ کرے، وہ ان میں سے نہیں ہوگا!"۔

مالِ ناحق سے اجتناب... اسلامی تجارت کا سب سے اہم اُصول

میرے محترم بھائیو! تجارت کے نبوی اُسلوب میں، سب سے اہم ترین اُصول یہ ہے کہ کسی بھی کاروبار، مالی لین دَین یا تجارت وغیرہ میں، کسی کا مال ناحق طَور پر نہ کھایا

(١) "المعجم الكبير" باب الراء، ر: ٤٥٤٠، ٥/ ٤٤.

جائے، جس پر جس کا جتنا مال نکلتا ہے فوراً اس کی ادائیگی کرے، اور بلاوجہِ شرعی اس میں تاخیر نہ کرے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ ﴾(1) "اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق مت کھاؤ، مگر یہ کہ کوئی سَودا تمہاری باہمی رِضامندی کا ہو"۔

اس آیتِ مبارکہ میں اسلامی تجارت اور دیگر مالی مُعاملات سے متعلق، واضح حکم دیا گیا ہے کہ کسی دوسرے کا مالِ ناحق نہ کھاؤ، چوری، غصب، جُوا، سُود، رشوت، خِیانت اور دھوکہ وفریب کے ذریعے، کسی دوسرے کا غصب کیا ہوا مال، سب مالِ ناحق کی مختلف صورتیں ہیں، ان کا لینا حرام وممنوع ہے!۔

بحیثیت مسلمان ہم پر لازم ہے کہ حلال وصحیح تجارت کے ذریعے صرف حلال کمائیں، حلال کھائیں، اور حرام ذرائعِ آمدن سے بچیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي وَمَنْ يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَى ﴾(2) "کھاؤ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں روزی دیں، اور اس میں زیادتی نہ کرو؛ کہ تم پر میرا غضب اُترے، اور جس پر میرا غضب اُترا یقیناً وہ ہلاک ہوا!"۔

تجارتی لین دَین میں سچائی اور راست گوئی کی تاکید

میرے عزیز دوستو! تجارتی لین دَین یا دیگر مُعاملاتِ زندگی میں ہمیشہ سچائی، صاف گوئی اور راست بازی سے کام لینا، خیر وبرکت کا ذریعہ ہے، اسلامی تعلیمات میں اس کی بڑی تاکید فرمائی گئی ہے، حضرت سیِّدنا حکیم بن حِزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،

---

(۱) پ٥، النساء: ٢٩.

(۲) پ١٦، طه: ٨١.

سرکارِ دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: «فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا، بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا، مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا»[1] "خرید وفروخت کرنے والے اگر سچائی سے کام لیں اور مُعاملے کو واضح کر دیں، تو اُن کے سَودے میں برکت دی جاتی ہے، اور اگر کوئی بات چُھپا لیں اور جھوٹ بولیں، تو اُن کے سَودے سے برکت اُٹھا لی جاتی ہے"۔ لہٰذا زیادہ نفع (Profit) کے چکر میں جھوٹ ہرگز نہ بولیں؛ کہ حضور نبئ کریم ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا، اور ہمیشہ اس بات کی تلقین فرمائی کہ تجارت یا کسی بھی چیز کی خرید وفروخت کرتے وقت سچ بولیں؛ کہ یہ خیر وبرکت کا ذریعہ ہے۔

تجارت میں عیب چُھپانے کی مُمانعت

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! مالِ تجارت میں پائی جانے والی خامیاں یا عیب چُھپانا گناہ ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے تاجر حضرات کو اس سے منع فرمایا، اور اسے ایک مسلمان کی شان کے مُنافی قرار دیا، حضرت سیّدنا عقبہ بن عامر جُہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ إِنْ بَاعَ مِنْ أَخِيهِ بَيْعاً فِيهِ عَيْبٌ، أَنْ لَا يُبَيِّنَهُ لَهُ»[2] "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی کو عیب دار چیز فروخت کرے، جب تک اس عیب کو خریدار کے آگے بیان نہ کر دے"۔

ہمارے اَسلاف کِرام نے بھی تجارت کا پیشہ اپنایا، لیکن انہوں نے تجارت سے متعلق اسلامی اَحکام کو پیشِ نظر رکھا، اُن پر عمل کیا، اور ناجائز منافع خوری کی نیّت

---

(١) "صحيح البخاري" كتابُ البُيوع، ر: ٢١١٠، صـ٣٣٩.

(٢) "مُستدرَك الحاكم" كتابُ البُيوع، ر: ٢١٥٢، ٣/ ٨١٦.

سے کبھی اپنے مالِ تجارت کی خامیوں اور عُیوب کو نہیں چُھپایا، حضرت سیّدنا امامِ اَعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی پیشے کے اعتبار سے ایک تاجر تھے، آپ کا معمول تھا کہ جب کسی کو مالِ تجارت دے کر بھیجتے، تو اُسے خاص طور پر تاکید فرماتے کہ فُلاں کپڑے میں کچھ عیب ہے، جب تم اسے فروخت کرو تو عیب بیان کر دینا۔ سیّدنا امامِ اَعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کاروباری شراکت دار، حضرت سیّدنا حفص بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "ایک بار میں نے مالِ تجارت فروخت کیا، اور بیچتے وقت اس مال کا عیب بتانا بھول گیا، جب امامِ اَعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس بات کا علم ہوا، تو آپ نے ان کپڑوں کی تمام قیمت صدقہ کر دی"[1]۔

ناپ تول میں کمی کرنے والوں کو تنبیہ

حضراتِ ذی وقار! ناپ تول میں کمی کرنا، یا ڈنڈی مارنا، یا صاحبِ حق کو اس کے حق سے کم دینا، بروزِ قیامت ہلاکت، بربادی اور خسارے کا باعث ہے، ایسا کرنا اللہ جلّ جلالہ کے غضب کو اُبھارنے کے مترادِف ہے، ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۖ﴿۲﴾ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّ زَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ؕ﴿۳﴾ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓىِٕكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ﴿۴﴾ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۙ﴿۵﴾ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾[2] "کم تولنے والوں کے لیے ہلاکت ہے، کہ وہ جب اَوروں سے ماپ (کر) لیں تو پورا لیں، اور جب اُنہیں ماپ یا تول کر دیں تو کم کر دیں، کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے؟ ایک عظمت والے دن کے لیے! جس دن سب لوگ اللہ ربّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے"۔

---

(١) انظر: "تاريخ بغداد" ر: ٧٢٤٩- النعمان بن ثابت أبو حنيفة، ١٥/ ٤٨٧.

(٢) پ٣٠، المطفّفين: ١-٦.

لہذا ناپ تول میں کمی ہرگز نہ کریں، ہمیشہ وزن سے کچھ زیادہ دیں، کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کا تجارت میں یہی اُسلوب رہا، اور اسی بات کی آپ ﷺ نے اپنی امّت کو بھی تلقین فرمائی، حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِذَا وَزَنْتُمْ فَأَرْجِحُوا»(۱) "جب تم وزن کرو تو کچھ زیادہ کر لو!"۔

ذخیرہ اندوزی کی حَوصلہ شکنی

میرے محترم بھائیو! عام حالات میں اسلامی تجارت یا کاروبار میں منافع کی کوئی حد مقرّر نہیں، لیکن جان بُوجھ کر کسی چیز (بالخصوص کھانے پینے کی اشیاء) کی مصنوعی قلّت پیدا کرنا، ذخیرہ اندوزی کر کے مارکیٹ (Market) میں اس کی مانگ بڑھانا، اور پھر اسے مہنگے داموں بیچنا، انتہائی مذموم اَمر ہے، اس کی جتنی مذمّت کی جائے کم ہے، نبیٔ پاک ﷺ نے ایسے تاجروں کی ہمیشہ حَوصلہ شکنی فرمائی ہے، حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہ میں نے نبیٔ کریم ﷺ کو فرماتے سنا: «مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ طَعَاماً، ضَرَبَهُ اللهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ»(۲) "جو شخص کھانے پینے کی چیزوں میں ذخیرہ اندوزی کر کے مسلمانوں پر مہنگائی کا بوجھ ڈالے، اللہ تعالی اسے تنگدستی اور کوڑھ کے مرض میں مبتلا کر دے گا!"۔

حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ ہی سے ایک اَور روایت میں ہے، حضور خاتم النبیین

---

(۱) "سُنن ابن ماجه" باب الرجحان في الوزن، ر: ۲۲۲۲، صـ۳۷۳.

(۲) المرجع نفسه، باب الحكرة والجلب، ر: ۲۱۵۵، صـ۳٦۲.

ﷺ نے ارشاد فرمایا: «وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ»[1] "ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون (لعنتی) ہے" یعنی اللہ کی رحمت سے دُور ہے!۔

تجارتی لین دین میں نرمی اور خوش اَخلاقی سے پیش آنے کی تاکید

جانِ برادر! تجارت کے نبوی اُسلوب میں سے ایک اہم اَمر یہ بھی ہے، کہ تاجر اور گاہک باہم نرمی اور خوش اَخلاقی سے پیش آئیں، اور اَحسن انداز میں سَودا طے کریں، حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «رَحِمَ اللهُ رَجُلاً سَمْحاً إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرَى، وَإِذَا اقْتَضَى»[2] "اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچتے وقت، خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت، نرمی اور فیاضی سے کام لیتا ہے!"۔

میرے بھائیو! اچھے اَخلاق اور میٹھی زبان سے کسی کا بھی اعتماد جیتا جاسکتا ہے، لہذا اگر کوئی دکاندار اپنے کسی خریدار سے اچھے طریقے سے پیش آئے، اَحسن انداز میں اس کے ساتھ مُعاملہ (Deal) کرے، مُناسب قیمت اور کم منافع پر اچھی چیز دے، اور اُس کے ساتھ دھوکہ دَہی نہ کرے، تو وہ صارِف (Customer) دوبارہ بھی اُس کے پاس ضرور آئے گا، اسی طرح اگر کسی خریدار کی قوّتِ خرید کم ہو، اور وہ کچھ اُدھار کرنا چاہے، تو حسبِ گنجائش اس کے ساتھ تعاوُن کریں، اور اُدھار واپس کرنے میں اگر اُسے کچھ تاخیر ہو جائے، تب بھی نرمی اور خوش اَخلاقی کا دامن ہرگز ہاتھ سے نہ جانے دیں!۔

---

(۱) المرجع السابق، ر: ۲۱۵۳.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب البُيوع، ر: ۲۰۷۶، صـ۳۳۳.

حرام اشیاء کی تجارت اور کاروبار سے مُمانعت

حضراتِ گرامی قدر! حرام اشیاء کی تجارت اور کاروبار کرنا بھی حرام وممنوع ہے، حدیث شریف میں اس کی سختی سے مُمانعت فرمائی گئی ہے، حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، سرورِ دوجہاں ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الخَمْرِ وَالمَيْتَةِ وَالخِنْزِيرِ وَالأَصْنَامِ»[1] "اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مُردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا ہے"۔ لہذا جو لوگ شراب فروشی، جُوا بازی، ڈانس کلب (Dance Club) اور زِناکاری کے اڈّے چلارہے ہیں، یا گانے باجے، فحش فلمیں (Porn Movies) اور فحش لٹریچر (Pornography) بیچ رہے ہیں، ان پر لازم ہے کہ ایسے حرام ذرائعِ آمدَن اور کاروبار کو فوراً ختم کریں، اور اللہ تعالی کے حضور سچی توبہ کریں؛ کہ وہ بخشنے والا مہربان اور غفور ورحیم ہے!۔

حکومتی ذمہ داروں کے لیے چند تجاویز اور گزارشات

عزیزانِ محترم! مارکیٹوں کی نگرانی کرنا، تاجروں کو تحفظ فراہم کرنا، مالِ تجارت کا معیار (Quality) چیک کرنا، غیر معیاری اشیاء پر پابندی لگانا، قیمتوں کو کنٹرول (Control) کرنا، خرید وفروخت کرنے والوں کی شکایات سننا اور انہیں فوراً حل کرنا، حکومت کی اہم ذمہ داری ہے، رسول اکرم ﷺ بنفسِ نفیس مارکیٹ (Market) کا دَورہ فرماتے، اور مالِ تجارت کے معیار کو پرکھتے تھے، جہاں کوئی خامی

(١) المرجع نفسه، باب بيعة الميتة والأصنام، ر: ٢٢٣٦، صـ٣٥٦.

یا ملاوَٹ نظر آتی، یا دھوکہ دہی کا اندیشہ ہوتا، وہاں تاجروں کو اس سے آگاہ فرماتے، نیز کبھی سختی سے بھی تنبیہ فرماتے۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ غلّے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے، اور اپنا دستِ مبارک اس ڈھیر میں ڈالا تو انگلیوں پر کچھ تری محسوس ہوئی، پھر غلّے والے سے پوچھا: «مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟» "اے غلّے والے یہ کیا ہے؟!" دکاندار نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! بارش کے باعث کچھ تری آگئی ہے، نبئ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ؟! مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي!»(۱) "پھر تم نے بھیگے ہوئے غلّے کو اوپر کیوں نہیں کر دیا؛ تاکہ لوگ اسے دیکھ لیں؟! جو دھوکا دے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں!"۔

لہذا کمشنر صاحبان (Commissioners) اور پرائس کنٹرول کمیٹیوں (Price Control Committees) کو چاہیے، کہ ہر شہر کی بڑی مارکیٹوں میں اپنا شکایات سیل (Complaints Cell) قائم کریں، تاکہ بڑھتی ہوئی مہنگائی اور ناقص اشیاءِ خورد ونوش کی خرید وفروخت پر قابو پایا جا سکے! بازار میں خریداری کے لیے آنے والوں کی شکایات سن کر انہیں فوری طَور پر حل کیا جا سکے، تاجر برادری سے رشوت اور بھتہ خوری کا سلسلہ عام ہے، عدمِ ادائیگی کی صورت میں انہیں جانی خطرہ بھی لاحق رہتا ہے، انہیں بھی تحفظ فراہم کیا جانا چاہیے، تاکہ وہ مکمل آزادی اور سکون واطمینان سے اپنا کاروبار کر سکیں۔

---

(۱) "صحیح مسلم" کتابُ الإیمان، ر: ۲۸٤، صـ۵۷.

تاجر یونین (Trade Union) میں علماء ومفتیانِ کرام کی مَوجودگی کو بھی یقینی بنایا جائے، اور ان کے لیے ہر یونین (Union) میں کم از کم ایک سیٹ لازم قرار دی جائے، تاکہ بازار میں تاجروں کے باہمی جھگڑوں اور اختلافات کو باہم خوش اُسلوبی سے نپٹانے میں مدد ملے۔

ہم سب اَخلاقی ذمّہ داری

میرے عزیزدوستو، بھائیواور بزرگو! ہمارے تاجروں اور کاروباری حضرات کو چاہیے کہ معیاری اشیاء فروخت کریں، مال میں ملاوَٹ اور جعلسازی ہرگز نہ کریں، ناپ تول میں کمی نہ کریں، ہمیشہ سچ بولیں، اپنا مال بیچنے کے لیے جھوٹی قسمیں نہ کھائیں، خریداروں کے ساتھ خوش اَخلاقی سے پیش آئیں، حکومت کی طرف سے مقرّرہ نرخ کے مُطابق خرید وفروخت کریں، ذخیرہ اندوزی اور مصنوعی قلّت پیدا کرکے لوگوں کو پریشان نہ کریں، تجارت کے نبوی اُسلوب اپنائیں، اسلامی اُصول کے مطابق تجارت کریں، اور تجارت کے فقہی مسائل واَحکام سے آگاہی حاصل کریں۔

اسی طرح عوام الناس کو بھی چاہیے کہ دکانداروں اور تاجروں کی مجبوریوں کو بھی سمجھیں، ان سے غیر ضروری بحث نہ کریں۔ ہوسکے تو غریب دکانداروں اور ریڑھی ٹھیلے والوں سے خریداری کرکے ان کی مدد کریں، اور ان سے زیادہ بحث نہ کریں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں اسلامی طریقے کے مُطابق تجارت اور کاروبار کی توفیق عطا فرما، رزقِ حلال کمانے اور حرام سے بچنے کی توفیق مَرحمت فرما، حرام اور ناجائز اشیاء کی تجارت سے بچا، ناپ تول میں زیادہ دینے کا حَوصلہ اور جذبہ عطا فرما، جھوٹی قسمیں کھانے سے بچا، اور امانت ودِیانتداری کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی و چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی و کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی

عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کواُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.